سحری، افطاری اور افطاریاں

www.KitaboSunnat.com

اُمِ عبدِ مُنیب

مشربہ علم وحکمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سحری، افطاری اور افطاریاں

www.KitaboSunnat.com

اُمِّ عبدِ منیب

مشربہ علم وحکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور
0321-4609092

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظۃ

سحری، افطاری اور افطاریاں

اہتمام ______ محمد عبد منیب

ناشر ______ مشربہ علم و حکمت

قیمت ______ 28:00

ناشر: مشربہ علم و حکمت
0321-4609092
0300-4270553
کامران پارک زینبیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور

ڈسٹری بیوٹر دار الکتب السلفیۃ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور
Ph.: 042-37361505-37008768
Cell: 0333-4334804

البلاغ

لاہور
لوئر گراؤنڈ لینڈ مارک پلازہ جیل روڈ لاہور
042-35717842-3,0300-8880450
6GL نیو لبرٹی ٹاور بالمقابل پیس ماڈل ٹاؤن لنک روڈ لاہور
042-35942233,35942277,0300-6112240

اسلام آباد
شالیمار سنٹر F-8 مرکز اسلام آباد
051-2281420,0300-5205050
عدنان پلازہ، سواں روڈ G-10 مرکز اسلام آباد
051-2224146-7,0300-5205060

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرس

روزے کا مقصد تقویٰ	6
کم سونا	8
کم کھانا	11
سحری اور اِفطاری	15
سحری ایک بابرکت کھانا	16
سحری کا وقت	16
اذانِ فجر ہو جائے تو......	18
جان بوجھ کر سحری ترک کرنا	18
سحری کا کھانا کیسا ہو؟	19
سحری کے لیے بیدار کرنا	20
افطاری	22
افطار کا وقت	23
اگر کوئی پہلے روزہ افطار کر لے تو	24
افطار کس چیز کے ساتھ	26

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری افطاری	26
کھانے کا بچ جانا	28
اِفطاری کی دعوتیں	29
اِفطار پارٹیاں	32
اِفطاری کے کارڈ	33
اِفطاری اپنی، کھانے غیروں کے	33
ریا	34
بے قاعدہ اور بے اندازہ خرچ	35
اِفطاری ایک عبادت	37
افطار پارٹی خودساختہ تکلف	37

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رمضان ہم مسلمانوں کے لیے سال بھر کے تمام مہینوں سے زیادہ اہمیت والا مہینہ ہے اور کیوں نہ ہو؟

اس میں قرآنِ حکیم جیسی آخری، مکمل اور جامع کتاب کا نزول ہوا۔ اس پورے مہینے کے روزے امت پر فرض کیے گئے۔ تراویح کا اہتمام اور قرآنِ حکیم سننے اور سنانے کا اختصاص بھی اسی کو حاصل ہے۔

یہ وہ مہینہ ہے جس میں ایک رات ہزار راتوں سے بھی افضل ہے۔

یہ وہ مہینہ ہے جس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔[بخاری، مسلم]

یہ وہ مہینہ ہے جس میں شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔

یہ وہ مہینہ ہے جس میں عمرے کا ثواب حج کے برابر ہے۔[مسلم]

یہ وہ مہینہ ہے جس میں مغفرت حاصل نہ کرنے والے کے لیے ہلاکت کی وعید ہے۔[حاکم بسند صحیح]

یہ وہ مہینہ ہے جس میں روزہ دار بھوک، پیاس سہہ کر اپنے کان، آنکھ، دل اور دوسرے تمام اعضاء و جوارح کو ممنوعات سے بچا کر عبدیت کے رنگ میں رنگے جانے کی سعی کرتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ وہ مہینہ ہے جس میں کی گئی ہر نیکی کا اجر عام دنوں میں کی گئی نیکی کی نسبت کئی گنا زیادہ ہے۔

یہ وہ مہینہ ہے جس میں ہر شخص انفرادی طور پر اس طرح رجوع الی اللہ کی فکر کرتا ہے کہ پوری اجتماعی فضا اس کا جیتا جاگتا منظر پیش کرنے لگتی ہے۔

یہ وہ مہینہ ہے جس میں خورد ونوش کے دو وقت سحری اور افطاری میں رحمت اور برکت کے خصوصی خزانے لٹائے جاتے ہیں۔ معاشرے کے لیے یک جہتی، یک وقتی اور یک رنگی جن کا طرہِ امتیاز ہے۔

روزے کا مقصد: تقویٰ

اللہ تعالیٰ نے روزے کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴾ [البقرة: ۱۸۳]

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔''

تقویٰ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے گناہ کے کاموں کو چھوڑ دینا۔ گناہ ہر وقت، ہر مہینے اور ہر جگہ گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات قطعاً پسند نہیں کہ اس کا بندہ جان بوجھ کر اور بار بار گناہ کرتا رہے۔ رمضان کا مہینہ گناہوں سے بچنے کی عادت کو پختہ کرانے کے لیے گویا ایک تربیتی نصاب ہے، جس میں نیکی کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رغبت، دعاوعبادت کا لگاؤ، امتِ مسلمہ میں باہمی ہمدردی اور غم گساری کی فضا اللہ تعالیٰ نے حکماً لازمی قرار دے دی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ والعَمَلَ بِهِ فَلَيْس لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي انْ يَدَعَ طَعَامَهُ وشرابهُ . [بخاری]

”جو شخص روزہ رکھ کر جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی حاجت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔“

نیز فرمایا:

...... الصيامُ جُنَّةٌ واذا كانَ يومُ صَوْمِ احدِكُم فَلا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سابَّهُ احدٌ اَوْ قَاتلهُ فَلْيَقُلْ انّى امْرُءٌ صَائِمٌ .

[بخاری، کتاب الصوم، باب هل يقول انى صائم اذا شتم، ح: ۱۹۸۶]

”روزہ ڈھال ہے لہٰذا جب کوئی روزہ دار رکھے تو فحش باتیں نہ کرے، بے ہودہ پن نہ دکھائے، اگر کوئی دوسرا شخص روزہ سے گالی گلوچ کرے یا جھگڑے تو روزہ دار اسے کہہ دے، میں روزے سے ہوں۔ لہٰذا تمہاری بات کا جواب نہیں دوں گا“۔

جو گناہ عام حالت میں گناہ ہیں اگر انھیں رمضان کے مہینے میں یا روزے کی حالت میں کیا جائے تو عام دنوں کی نسبت رمضان اور روزے کے احترام کی وجہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سے اس کا زیادہ گناہ اور کرنے والے پر زیادہ بڑا وبال پڑتا ہے۔

رمضان کے مہینے میں شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں تاکہ ان کی طرف سے گناہ کی اکساہٹ نہ ہوسکے۔ البتہ نفسِ انسانی گناہوں اور نافرمانیوں کا عادی ہو چکا ہوتا ہے اس لیے اسے نکیل ڈال کر قابو کرنا بھی خاصا مشکل کام ہے، چونکہ رمضان میں پورا ماحول یک رنگ ہوتا ہے اور مجموعی فضا رجوع الی اللہ سے لبریز ہوتی ہے، لہٰذا اکثریت کے لیے نفس کو نکیل ڈالنا بھی آسان ہو جاتا ہے، کچھ بدنصیب ایسے ہیں جن کا نفس اس قدر بے مہار، بے ڈر اور ڈھیٹ ہو چکا ہوتا ہے کہ اسے نیکی کی کوئی ترغیب اور ماحول کا رنگ بھی متاثر کرنے میں ناکام رہتا ہے۔

اعاذنا باللہ!

رمضان میں انسان کے عام معمولات میں بھی عام دنوں کی نسبت خاصا فرق پڑ جاتا ہے اور وہ کچھ اس طرح ترتیب پاتے ہیں کہ خود بخود انسانی نفس کی تربیت اور رجوع الی اللہ میں معاون بنتے چلے جاتے ہیں، جن کا ذکر آئندہ سطور میں کیا جا رہا ہے۔

کم سونا

روزے کی حالت میں عام دنوں کی نسبت نیند کم ہو جاتی ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ روزے دار نے سحری کھانے کے لیے رات کے آخر میں اٹھنا ہوتا ہے، جب کہ عام دنوں میں اکثر لوگ یہ وقت سونے میں گزارتے ہیں۔ جو افراد تہجد کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے اٹھنے کے عادی ہوتے ہیں وہ بھی عام راتوں کی نسبت پہلے اٹھ جاتے ہیں تا کہ وہ اپنی رات کی نماز بھی ادا کر لیں اور اتنا وقت ہو کہ سحری بھی کھا سکیں۔

رات کو تراویح کا اہتمام بھی نیند میں کمی کا باعث بنتا ہے کیونکہ عام دنوں میں صرف عشاء کی نماز ادا کرنا ہوتی ہے جب کہ تراویح میں اوسطاً ایک سیپارہ پڑھا، یا سنا جاتا ہے، جو لوگ عام راتوں میں تہجد (قیام اللیل) کے عادی ہوتے ہیں وہ اپنی مرضی سے رکعات کو طویل یا مختصر کر سکتے ہیں لیکن تراویح میں استحباب یہی ہے کہ اوسطاً روزانہ ایک سیپارہ پڑھا، یا سنا جائے۔

بعض لوگ عام راتوں میں بھی دیر سے سونے یا کم سونے کے عادی ہوتے ہیں لیکن یہ لوگ کسی عبادت کے لیے، تعلق باللہ بڑھانے کے لیے نہیں جاگتے بلکہ ان میں سے بعض اپنی ملازمت کے سلسلے میں جاگتے ہیں بعض اپنی پڑھائی کے سلسلے میں ...... جب کہ اکثریت ٹی وی، کیبل، انٹرنیٹ دیکھتے رات گئے تک سیر و تفریح کرنے، یا گپ بازی کرنے اور مختلف تقریبات منانے کے لیے رات گئے تک جاگتی ہے جس کا نتیجہ گناہ کی وجہ سے دل پر زنگ لگنے کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ جب کہ ملازمت اور پڑھائی کے سلسلے میں جاگنے والوں کے جسم اور دماغ پر بے وقت محنت کا بوجھ انہیں مزید ذہنی دباؤ اور جسمانی سستی کی طرف دھکیل دیتا ہے۔

رمضان میں چونکہ اللہ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے، عبادت کے لیے سونا کم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا جاتا ہے لہٰذا دل اور جسم پر اس کے مثبت اثرات ہوتے ہیں۔ طبیعت میں چستی، نرمی، عبادات میں دل جمعی، معاملات میں سکون اور اجتماعی وانفرادی تعلقات میں خلوص اور ایثار پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴾ [الرعد:٢٨]

"سن رکھو کہ اللہ کی یاد ہی سے دل اطمینان حاصل کرتے ہیں۔"

لہٰذا اس کے نمایاں اثرات شخصی واجتماعی زندگی میں نظر آنے لگتے ہیں۔

یاد رہے کہ رات کو کم سونا اور عبادت کے لیے کچھ وقت صرف کرنا استحبابی امور میں سے ہے، اللہ تعالیٰ نے نام لے کر ان مسلمانوں کی تعریف کی ہے جو رات کو عبادت کے لیے جاگنے کا معمول اپناتے ہیں۔ فرمایا:

﴿ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ○ وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴾ [الذاريات: ١٧، ١٨]

"وہ راتوں کو کم ہی سوتے ہیں، پھر وہ رات کے پچھلے پہروں میں یقیناً استغفار کرتے ہیں۔"

﴿ اَلصّٰبِرِيْنَ وَ الصّٰدِقِيْنَ وَ الْقٰنِتِيْنَ وَ الْمُنْفِقِيْنَ وَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴾ [آل عمران: ١٧]

"صبر کرنے والے، سچ بولنے والے، عبادت میں لگے رہنے والے، (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے والے اور سحر کے وقت معافی مانگنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے۔"

کم کھانا

جو شخص سحری اور افطاری کے درمیان کچھ نہ کھائے ۔پئے ظاہر ہے اس کی غذا عام دنوں کی نسبت بہت کم ہو جائے گی۔کم غذا کا فائدہ یہ ہے کہ جسم کے اندر جمع ہونے والے تمام فاسد اور غلیظ مادے تحلیل ہو جاتے ہیں، لہٰذا بہت سی ایسی بیماریاں جوان کی موجودگی کی وجہ سے جسم کے اندر ہی اندر پنپ سکتی ہیں ان سب سے نجات مل جاتی ہے کیونکہ جسم اپنی توانائی کے لیے غذا سے اپنا کام چلاتا ہے لیکن جب اسے غذا نہیں ملتی تو توانائی کے حصول کے لیے وہ جسم کے اندر جمع شدہ چربی، کیلشیم، روغنیات وغیرہ کو پورے جسم سے کھینچ کھینچ کر استعمال میں لاتا ہے۔ یوں فالتو اور جمع شدہ غذائی اجزا بدن کے کام آ کر معدے، دل، پھیپھڑے، رگوں اور ہڈیوں میں موجود رطوبتوں کا ذخیرہ کم ہوتا جاتا ہے، جب کہ یہ سب اگر ضرورت سے زائد جسم میں جمع ہو جائیں تو موٹاپا اور دیگر بہت سی بیماریاں سرخ جھنڈی دکھانا شروع کر دیتی ہیں، چناں چہ دورِ حاضر میں بیماریوں کے عام ہونے کا ایک باعث بسیار خوری بھی ہے۔

کم کھانے سے انسان کے اندر شکر، قناعت، صبر، توکل اور ایثار جیسی محمودہ صفات پیدا ہوتی ہیں۔ جب اشد بھوک لگی ہو لیکن کھانا نہ کھایا جا سکے تو اس سے یہ احساس ایک زندہ حقیقت اور ذاتی تجربہ بن جاتا ہے کہ جب کوئی محروم، مسکین، یتیم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مسافر کو کھانے کی کوئی چیز نہیں ملتی، جب وہ فاقے کرنے پر مجبور ہوتا ہے، جب اس کے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں ہوتا جس سے وہ اپنے معدے کی بھوک مٹا کر توانائی حاصل کر سکے تو اس کے دل اور جسم پر کیا گزرتی ہے۔ یہ تجربہ ایک دن نہیں، دو دن نہیں، پورے انتیس یا تیس دن کیا جاتا ہے تاکہ مسلسل کم کھانے سے دل یہ حقیقت تسلیم کرلے کہ بھوک انسانی زندگی کا ایک بہت بڑا المیہ ہے اور دوسروں کی بھوک مٹانے کے لیے اپنے موجود وسائل کو بروئے کار لانا عظیم نیکی ہے اور خود تکلیف یا تنگی میں پڑ کر دوسرے کی تکلیف اور تنگی کو رفع کرنا ہی ایثار ہے۔

قرآنِ حکیم میں بار بار کھانا کھلانے اور انفاق کرنے کی جو ترغیب اور حکم دیا گیا ہے اس حکم اور ترغیب پر حق الیقین حاصل کرنے کا نام روزہ ہے۔

نیز اپنے وسائل اللہ کی محبت میں اللہ کے بندوں پر خرچ کرنا نیت کے اندر رچا بسا ہونا چاہیے۔

﴿ وَ اٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ ۙ وَ السَّآئِلِیْنَ وَ فِی الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَی الزَّکٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَ الصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِیْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴾

[البقرة: ١٧٧]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور مال کی محبت ہونے کے باوجود رشتہ داروں، یتیموں، محتاجوں، مسافروں اور مانگنے والوں کو دیں اور گردنیں چھڑانے میں خرچ کریں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور جب عہد کرلیں تو اس کو پورا کریں اور سختی اور تکلیف میں اور معرکہ کارزار کے وقت ثابت قدم رہیں، یہی لوگ ہیں جو (ایمان میں) سچے ہیں اور یہی ہیں جو (اللہ سے) ڈرنے والے ہیں۔''

بھوک کی شدت کے بعد جب روکھی سوکھی بھی ملتی ہے تو وہ پرتکلف اور رنگا رنگ کھانوں کی نسبت زیادہ لذیذ محسوس ہوتی ہے۔ اس طرح رزق کی قدر اور حصولِ نعمت پر شکر کے جذبات پیدا ہوتے ہیں تب یہ پتا چلتا ہے کہ رزق کا بہ ظاہر ردّی حصہ، یا کم تر حصہ یا قلیل حصہ بھی کتنا اہم ہے اور اس سے بھوک مٹانے کا کام لیا جاسکتا ہے۔ تب یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے رزق فراواں دے رکھا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اسے ضائع کیا جائے۔ ضرورت سے زیادہ پکایا جائے، ضرورت سے زیادہ کھایا جائے، برتنوں میں ہی چھوڑ دیا جائے اور دھوتے وقت گٹروں اور نالیوں کی گندگی میں پھینک دیا جائے یا کوڑے دان میں ڈال دیا جائے...... نہیں!! نہیں!! رزق رزق ہے چاہے وہ ایک ریزہ ہی کیوں نہ ہو اسے بڑے احترام، قدر اور شکر کے جذبات کے ساتھ اپنے رب کا بندہ بن کر اس طرح کھایا جانا چاہیے جیسے شاید آج یہ نعمت زندگی میں پہلی بار ملی ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان احادیث کی روشنی میں رمضان ہو یا غیر رمضان ایک مسلمان بقدر ضرورت ہی پکائے گا، بقدر ضرورت ہی کھائے گا اور اپنے محتاج و مسکین بھائیوں کی حاجت اپنے مال میں سے پوری کرے گا۔

مسلمان کے پاس اگر ضرورت سے زائد ہے تو اس کے اپنے بھرے پیٹ کو بار بار بھرنے کے لیے نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کسی آدمی نے کوئی برتن اپنے پیٹ سے زیادہ برا نہیں بھرا، آدمی کے لیے تو چند لقمے ہی کافی ہیں جو اس کی پشت کو سیدھا رکھیں اور اگر زیادہ ہی کھانا ضروری ہو تو پھر پیٹ کا ایک حصہ اپنے کھانے کے لیے، ایک حصہ پانی کے لیے اور ایک حصہ سانس لینے کے لیے۔'' [ترمذی، ابواب الزهد، باب ماجاء في كراهية، كثرة الاكل، ح:٢٣٦٨۔ رياض الصالحين، رقم الحديث: ٥١٦]

بھرے ہوئے پیٹ کے ساتھ انسان کے لیے چلنا پھرنا یا کسی عزم وارادے پر عمل درآمد کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب طالوت کا لشکر جالوت کے مقابلے کے لیے نکلا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو نہر کا پانی پینے سے روک کر ان کے صبر کو جانچا لیکن اکثریت نے پانی پیٹ بھر کر پی لیا نتیجہ یہ کہ ان لوگوں نے کہا:

﴿ لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ﴾ [البقرة: ٢٤٩]

''آج ہم میں جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلہ کرنے کی طاقت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔''

حقیقت تو یہ ہے کہ جو شخص اللہ کی اطاعت میں جسم اور نفس کی خواہشات کو روک لیتا ہے وہ اللہ کے لیے گردن بھی کٹانے کی ہمت رکھتا ہے اور جو ایک گھونٹ پانی یا چند لقموں کے معاملے میں صبر نہیں کرسکتا، وہ جان کا ہدیہ بھی پیش نہیں کرسکتا۔

سحری اور افطاری

یہ دونوں کھانے روزے جیسی اہم عبادت کا لازمی جزو ہیں۔ شریعت نے روزے کے ساتھ یہ دو کھانے مقرر کر کے یہ باور کرادیا کہ راہبوں اور جوگیوں کا یہ خیال کہ جتنا زیادہ اور طویل فاقہ کیا جائے اتنا زیادہ نفس پاک ہوتا ہے قطعی غلط ہے۔ بلکہ نفس کا تزکیہ اس میں ہے کہ کھایا جائے لیکن ایک مناسب مقدار میں اور مناسب وقفے کے ساتھ۔ ایک مومن کے لیے جہاں تزکیہ نفس لازمی ہے وہاں جہادِ بالسیف بھی لازمی ہے اور جہادِ بالسیف کے لیے جسم کو نہ تو اتنا بھوکا رکھنا چاہیے کہ وہ کمزور ہو جائے اور نہ ہی اتنا زیادہ کھایا جائے کہ موٹاپے اور زائد از ضرورت غذا کے بوجھ ہی کو اٹھانا اس کے لیے مشکل ہو جائے۔ غذا مناسب ہوتا کہ جسم تندرست، توانا اور چست رہے۔ مومن کا مضبوط سراپا، پھرتیلا جسم دیکھتے ہی دشمن پر رعب طاری ہو جائے۔ اگر مومن، کمزور، مریل اور ہڈیوں کا ڈھانچہ ہوگا تو پھر دشمن اس سے کیا دبے گا اور اگر وہ خود بھاری جسم اور چربی کے بوجھ سے دابو ہو تو وہ دشمن کو کیا دبا سکے گا؟

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سحری ایک بابرکت کھانا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تَسَحَّرُوْا فَاِنّ فِي السُّحورِ بَرَكَةً "سحری کھایا کرو کیوں کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔"

[صحيح بخاری، كتاب الصوم، ح: ١٢٠٤۔ مسلم]

عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے سحری کی دعوت دی تو فرمایا:

هَلُمَّ اِلىٰ غذاءِ المبارَكِ "آؤ مبارک غذا کی طرف"۔

[ابی داؤد، كتاب الصيام، باب من سمی السحور الغذا، ح:٢٢٤٤]

سحری کا وقت

طلوعِ فجر سے قبل فجر کی اذان ہونے تک ہے۔ فرمان ربی ہے:

﴿ وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَ بْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَ سْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ﴾ [البقرة: ١٨٧]

"اور کھاؤ اور پیؤ یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری، (رات کی) سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے۔"

حدیث میں اس کی وضاحت اس طرح ہے:

" لا يمنعن من سحور كم اذان بلال ولا بياض الافق الذى هكذا حتى يستطير ."

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بلال کی اذان اور افق کی سفیدی جو کہ اس طرح (لمبائی میں) ہوتی ہے تمہیں سحری کھانے سے نہ روکے یہاں تک کہ وہ (سفیدی) پھیل جائے۔''

[مسلم: ١٠٩٤۔ ابی داؤد، کتاب الصیام، باب وقت السحور، ح: ٢٣٤٦]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بلال کی اذان تم میں سے کسی کو سحری کھانے سے نہ روکے، کیونکہ وہ (رات ہی میں) اس لیے اذان دیتے ہیں تا کہ جو قیام کر رہا ہے (وہ متنبہ ہو جائے کہ اب سحری کا وقت کم رہ گیا ہے) وہ (سحری اور آرام کے لیے) لوٹ جائے اور جو (ابھی تک) سویا ہوا ہے وہ بیدار ہو جائے اور فجر اس طرح نہیں ہوتی۔''

اس کے بعد راویِ حدیث مسدد بیان کرتے ہیں کہ یحییٰ (جن سے انہوں نے حدیث سنی) نے شہادت کی دونوں انگلیوں کو پھیلایا (یعنی صبح کاذب کی روشنی سیدھی آسمان کی طرف اٹھی ہوئی ہوتی ہے جب کہ صبح صادق کی روشنی افق پر پھیل جاتی ہے۔)

[بخاری: ٦٢١۔ مسلم: ١٠٩٣۔ ابی داؤد، کتاب الصیام، ح: ٢٣٤٧]

معلوم ہوا کہ اگر افق پر مشرق کی جانب سفیدی آسمان کی طرف سیدھی اٹھی ہوئی ہو تو یہ سحری کا وقت ہے اور جب سفیدی افق پر پھیلنا شروع ہو جائے تو سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور یہ طلوعِ فجر یا صبح صادق کا وقت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذانِ فجر ہو جائے تو......

اگر سحری کا وقت ختم ہو جائے اور اذانِ فجر شروع ہو جائے تو کچھ کھا پی رہے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اذا سمع نداء احدکم و الاناء فی یدہ فلا یضعہ حتی یقضی حاجتہ منہ . [سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، رقم: ۲۳۵۰]

''جب تم میں سے کوئی اذان کی آواز سنے تو ہاتھ میں پکڑا ہوا برتن رکھ نہ دے بلکہ اپنی حاجت پوری کر لے۔''

لہٰذا جلدی جلدی کھا پی لینا چاہیے تا کہ بھوک نہ رہے البتہ اگر کسی وجہ سے کھانا ہی دیر سے شروع کیا یا دیر سے بیدار ہوئے تو جلدی جلدی کچھ نہ کچھ ضرور کھا لیں البتہ اذان کے آخر میں یا بعد میں کھانا پینا درست نہیں۔

اگر اذانیں ہو چکی ہوں اور کسی وجہ سے سحری نہیں کھا سکے، ایسے میں اگر اپنے میں ہمت پاتے ہیں تو بغیر سحری کے روزہ رکھ لیں اور شام تک روزہ پورا کر لیں اور اگر ہمت نہیں اور شام تک روزہ نہیں نبھا سکتے تو روزہ نہ رکھیں اور رمضان گزرنے کے بعد قضا کر لیں۔

جان بوجھ کر سحری ترک کرنا

یاد رہے کہ جان بوجھ کر سحری ترک کرنا رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی ہے۔ آپ نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان فصل ما بين صيامنا وصيام اهل الكتاب اكلة السحر .

''ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان وجہِ امتیاز سحری کا کھانا ہے۔'' [مسلم: ١٠٩٦- ابوداؤد، كتاب الصيام، باب في توكيد السحور، ح: ٢٣٤٣]

اہل کتاب کا روزہ مغرب سے شروع ہو کر اگلے روز مغرب تک پر محیط ہوتا ہے یعنی چوبیس گھنٹے کا جب کہ امتِ محمد ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی یہ کمال شفقت ہے کہ اس نے مغرب سے لے کر سحری تک کھانے پینے اور بیویوں سے تعلق قائم کرنے کی اجازت وسہولت عطا کی ہے۔

سحری کا کھانا کیسا ہو؟

سحری کا کھانا ان تمام احکام وآداب کے اندر اندر ہونا چاہیے جو اسلام نے مقرر کیے ہیں یعنی حلال غذا ہو، حلال ذریعے سے حاصل کیا گیا ہو، کم محنت سے پکایا گیا ہو، ٹھنڈا کر کے کھایا جائے، عاجزی کے ساتھ کھایا جائے۔ پیٹ کے تین حصوں میں سے ایک حصہ خالی رکھا جائے، زیادہ کھانوں پر مشتمل نہ ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

نعم السحور المومن التمر ''مومن کی بہترین سحری کھجور ہے۔''

[سنن ابى داؤد، كتاب الصيام، رقم الحديث: ٢٢٤٥]

ہمارے معاشرے میں سحری کے لیے مرغن غذاؤں کا استعمال کیا جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز اس قدر پیٹ بھر کر کھایا جاتا ہے کہ سانس لینا بھی دوبھر ہو جاتا ہے۔ پیٹ بھر کر کھانے کی وجہ سے نیند بھی خوب آتی ہے، ایسے میں صبح کی نماز ادا کرنا، تلاوت کرنا، اوراد و اذکار کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس طرح روزے کے مقاصد میں سے بعض امور مثلاً کم کھانا، کم سونا، دل جمعی سے عبادت کرنا، اپنے اندر صبر، شکر، قناعت، توکل، ایثار کے جذبات کو ابھارنا سب فوت ہو جاتے ہیں۔

سحری کے لیے بیدار کرنا

گزشتہ سطور میں یہ حدیث گزر چکی ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ سحری کے وقت اذان دیا کرتے تھے تاکہ جاگنے والے متنبہ ہو جائیں اور سوئے ہوئے بیدار ہو کر سحری کھالیں اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ سحری کے اختتام پر فجر کی نماز کے وقت اذان دیا کرتے تھے۔

اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ سحری کو بیدار کرنے کا مسنون اور بہترین طریقہ اذان دینا ہے۔ ہمارے یہاں بھی بعض مساجد میں اذان دی جاتی ہے لیکن یہ طریقہ عام نہیں ہے۔

ہمارے یہاں سحری کو اٹھانے ...... سحری ختم ہونے اور افطار کا وقت ہونے پر سائرن بجانے کا رواج عام ہے۔ یاد رہے کہ یہ غیر مسلموں کا طریقہ ہے اور سخت ناپسندیدہ۔

جب اذان کا طریقہ شروع نہیں ہوا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ نے مختلف

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مشورے دیے تاکہ لوگ نماز کے لیے اکٹھے ہو جایا کریں جن میں ایک یہ بھی تھا کہ نصاریٰ کی طرح گھنٹا بنالیں۔ بعض نے کہا یہودیوں کی طرح ناقوس (بگل، سائرن) بنالیں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان سب کو ناپسند کیا جس کا ایک سبب یہ تھا کہ یہ یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے اور دوسرے یہ کہ ہر بجائی جانے والی آواز شیطانی ہے۔ [تفصیل کے لیے دیکھئے کتاب الاذان، بخاری اور مسلم]

(......بعض گلی محلوں میں ڈھول اور باجے بجانے والوں کی ٹولیاں گا بجا کر سحری کے لیے اٹھاتی ہیں۔ بعض ٹولیوں کے نوجوان لڑکے ساتھ فلمی گیت بھی گاتے ہیں یا شرکیہ نعتیں گاتے ہیں۔ اسلام میں گانے بجانے کی ہر چیز حرام ہے سوائے دف کے لہٰذا یہ طریقہ اختیار کرنے والے اور گلی محلوں کے جو لوگ انہیں اس کے عوض میں جو کچھ دیتے ہیں سب اس گناہ میں شریک ہیں، انہیں چاہیے کہ ایسے لوگوں کو منع کریں۔ جہاں گانے بجانے کی کوئی چیز ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لا تصحب الملائكة رفقة فيها كلب ولا جرس .

''فرشتے ان مسافروں کے ساتھ نہیں رہتے جن کے ساتھ گھنٹا (میوزک، گھڑیال، جھنکار وغیرہ) ہو یا کتا ہو۔'' [مسلم، كتاب اللباس، باب كراهية الكلب والجرس في السفر : ٢١١٣]

نیز فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجرس مزامير الشياطين ''گھنٹا شیطان کا باجا ہے۔'' [مسلم، کتاب اللباس، باب كراهية الكلب والجرس فى السفر : ۲۱۱٤]

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

ليكونن من امتى اقوام يستحلون الحر والحرير والخمر والمعازف.

''میری امت میں سے کچھ لوگ ضرور ایسے ہوں گے جو زنا کرنے، ریشم (مردوں کے) پہننے، شراب پینے اور گانے بجانے کے آلات سننے کو حلال سمجھیں گے۔'' [بخاری، کتاب الاشربه، باب ما جاء فيمن يستحل الخمر ويسميه بغير اسمه]

(......سحری میں بیدار کرنے اور ہوشیار رکھنے کے لیے وقفے وقفے سے مساجد میں وقت کا اعلان کیا جاتا ہے۔ یہ ایک مفید طریقہ ہے جس سے ہر پکانے اور کھانے والے کو وقت کے بارے میں پتا چلتا ہے نیز اس میں کوئی شرعی قباحت نہیں ہے۔

اِفطاری

یہ لفظ فطر سے ہے جس کا مطلب پھاڑنا ہے، کیونکہ روزہ رکھ کر بعض حلال کاموں سے اپنے اعضاء وجوارح کو روک دیا جاتا ہے اور مغرب کے وقت ان کا سر بند کھول دیا جاتا ہے، روزے کے ختم ہونے کی علامت افطار ہے چاہے ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھونٹ پانی یا ایک رمق برابر کھانے کی چیز ہی سے افطار کیا جائے۔

افطار کا وقت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اذا اقبل الليل ههنا وادبر النهار ههنا وغربت الشمس فقد افطر الصائم .

''جب رات آ جائے، دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار روزہ اِفطار کرلے۔'' [بخاری: ١٩٥٤۔ مسلم: ١١٠٠]

سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، رقم: ۲۳۵۱ میں بھی اسی مضمون سے ملتی جلتی حدیث مروی ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لا يزال الدين ظاهراً ما عجل الناس الفطر لان اليهود والنصارى يؤخرون . [ابو داؤد، كتاب الصيام: ٢٣٥٣]

''جب تک لوگ روزہ افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے تب تک یہ دین غالب رہے گا کیوں کہ یہود اور نصاریٰ (افطار کرنے میں) تاخیر کرتے ہیں۔''

لہٰذا سورج کی ٹکیا غروب ہوتے ہی روزہ افطار کرلینا چاہیے۔ ہمارے یہاں بعض مساجد میں ایک دو منٹ کی تاخیر کرکے اذان دی جاتی ہے ایسے میں اگر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی شخص نے سورج غروب ہوتے ہی اذان سے قبل روزہ افطار کرلیا تو اس نے سنت پر عمل کیا۔

اگر کوئی شخص سفر پر ہو اور اس نے اپنے علاقے کے وقت کے مطابق سحری کھائی لیکن وہ جس علاقے میں پہنچا وہاں اس کے سحری کھانے کے وقت موجود علاقے کی نسبت جلدی یا تاخیر سے سورج غروب ہوا تو وہ جس علاقے میں اب موجود ہے اسی کے مطابق غروبِ شمس پر روزہ کھولے گا۔ کیونکہ سحری اور افطاری کا انحصار اس علاقے کے سحر اور مغرب پر ہے جس میں کوئی شخص اس وقت موجود ہے۔

اگر کوئی روزہ پہلے اِفطار کرلے تو......

اگر کوئی غلط فہمی سے یہ سمجھے کہ سورج غروب ہو گیا اور وہ افطار کرلے تو اس کا روزہ مکمل ہے وہ اس کی قضا نہیں کرے گا اس کا معاملہ اس شخص جیسا ہے جس نے روزے میں بھول کر کچھ کھا پی لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اذا نسی فاکل وشرب فلیتم صومه فانما اطعمه الله وسقاهُ

''جو شخص بھول کر کچھ کھا پی لے تو اپنا روزہ پورا کرے کیوں کہ اسے اللہ نے کھلایا پلایا ہے۔'' [بخاری، کتاب الصوم، باب الصائم اذا اکل او شرب ناسیا، باب: ۱۲۱۰]

زید بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں میں مسجد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوی میں تھا۔ ہم نے افطار کا وقت سمجھ کر روزہ افطار کر لیا لیکن بعد میں بادل چھٹ گئے اور سورج نظر آ گیا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ ہم اس روزے کی قضا کریں گے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''واللہ ہم قضا ادا نہیں کریں گے۔ ہم نے (بھول کر روزہ افطار کر کے) کوئی غلطی نہیں کی۔''

[ابن حجر، فتح الباری، بحوالہ کتاب الصیام از محمد اقبال کیلانی]

اگر وقت سے پہلے افطار کر لیا تو غلطی سے آگاہ ہو جانے کے بعد غروبِ شمس تک مزید کھانے پینے سے رکے رہنا چاہیے۔ **(واللہ اعلم بالصواب)**

افطار کس چیز کے ساتھ؟

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تازہ کھجور کے ساتھ روزہ افطار کرتے اگر تازہ کھجور نہ ہوتی تو خشک کھجور کے ساتھ افطار کرتے، اگر خشک کھجور بھی نہ ہوتی تو پانی کے چند گھونٹ کے ساتھ روزہ اِفطار کر لیتے۔

[ابوداؤد، کتاب الصیام، باب ما یفطر وعلیہ، ح: ۲۳۵۶]

معلوم ہوا کہ کھجور یا پانی کے ساتھ روزہ افطار کرنا سنت ہے البتہ کسی اور چیز سے اگر روزہ افطار کر لیں تو گناہ نہیں ہوگا۔

احادیث سے یہ پتا چلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افطاری کے لیے کسی خاص کھانے کا اہتمام نہیں کرتے تھے بلکہ عام دنوں کی طرح جو کچھ موجود ہوتا وہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غذا ہوتی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دورِ حاضر کی طرح کھانے کی تیاری کے لیے نہ تو بازاروں کے چکر لگائے جاتے، نہ قبل از رمضان مختلف کھانے کی کچی، پکی اور خام چیزوں کی تلاش کی جاتی اور نہ عورتوں یا خانساموں کو سحری افطاری کے لیے خاص ہدایات دی جاتیں۔

ہماری اِفطاری

ہمارے یہاں اِفطاری کچھ اس انداز سے اور اتنے زیادہ اہتمام، خرچ، محنت اور مشقت اٹھا کر بنائی جاتی ہے جیسے روزے کا اصل مقصد اور مرکزی نقطہ ہی افطاری ہو۔

رمضان سے قبل ہی بیسن، بھلیاں، چاٹ مصالحہ، بریانی مصالحہ، گوشت، چکن، سموسہ پٹیاں، حلوہ جات، مٹھائیاں، مختلف جوس، مشروبات، چینی، چاول، چائے کی پتی، گھی غرض کھانے کی ہر چیز کا ذخیرہ کرلیا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ تاجر حضرات خوب کماتے اور خوب لوٹتے ہیں۔

جو لوگ استطاعت نہیں رکھتے وہ بھی معاشرے کی دیکھا دیکھی یہ سب کرنے اور خریدنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی شخص بچنا بھی چاہے تو بچے مجبور کرتے ہیں کہ فلاں لوگ تو افطاری میں یہ یہ بناتے ہیں، ہم کیوں نہیں بناتے؟

حیرت انگیز امر تو یہ ہے کہ افطاری اور کھانا دونوں کا الگ الگ اہتمام کیا جاتا ہے، پھر کہا جاتا ہے کہ افطاری کے بعد تو کچھ کھایا ہی نہیں جاتا۔ جب ایک شخص افطاری میں شربت، دودھ یا جوس، دو تین کھجوریں، ایک عدد سموسہ یا پکوڑے،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچوری یا ایک پلیٹ چاٹ یا دہی بھلے یا ایک آدھ کیلا، سیب وغیرہ کھالے یا ان میں سے صرف ایک دو چیزیں ہی کھالے اسے اصولاً اب روٹی یا کوئی اور چیز کھانا ہی نہیں چاہیے کیونکہ وہ اپنے جسم کی ضرورت پوری کر چکا اب وہ جو کچھ کھائے گا زائد از ضرورت ہے۔ جب کہ سنت کے مطابق صرف پانی یا کھجوریں تھیں، اگر یہ میسر نہیں تھے تو وہ ان کی جگہ پر کوئی دوسری چیز کھالیتا...... باقی جو کچھ اس نے بنایا اور کھایا وہ سب زائد از سنت ہے۔

جو شخص چند کھجوریں اور پانی افطاری کے وقت استعمال کرتا ہے یقیناً اسے ابھی کھانے کی ضرورت ہے اور وہ کھانا کھائے گا وہ یہ شکوہ نہیں کرے گا کہ افطاری کے بعد تو کچھ کھایا ہی نہیں جاتا www.KitaboSunnat.com

بعض لوگ اپنے آس پاس کے دوسرے لوگوں سے موازنہ کر کے کہتے ہیں کہ ہم تو کم تعداد میں ہی کھانے کی چیزیں بناتے ہیں۔ ان کی یہ بات کسی حد تک درست ہوتی ہے کیونکہ ہمارے آس پاس تو وہ لوگ بھی ہیں جو بیسیوں چیزیں افطاری میں رکھتے ہیں اگر یہ افطاری میں چھ سات چیزیں رکھتے ہیں تو یہ کئی لوگوں کی نسبت کم چیزیں ہیں اور کئی لوگوں کی نسبت زیادہ جب کہ سنت سے تجاوز تو بہر صورت ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ ہمیں موازنہ سنت سے کر کے دیکھنا چاہیے نہ کہ آس پاس کے لوگوں سے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانے کا بچ جانا

رمضان میں کھانا بچنا بھی خوب ہے کیونکہ کھانوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ نیز ایک ہی کھانا ہو اور معمول کے مطابق ہو تو خاتونِ خانہ کو اندازہ ہوتا ہے لیکن جب چیزیں اور کھانے معمول سے ہٹ جائیں تو اندازہ غلط ہو جاتا ہے نیز یہ کھانا اندازے سے زیادہ ہی ہوتا ہے کم نہیں ہوتا۔ لہٰذا بچا ہوا کھانا ضائع ہو جاتا ہے۔

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھاتے تو اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹتے اور فرماتے جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھالے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور یہی پیالہ صاف کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔

[مسلم، کتاب الاشربه والاطعمه، رقم الحدیث: ٦٠٣]

یہاں دو باتوں کو سمجھنا ضروری ہے کہ اولین کوشش تو یہ ہونی چاہیے کہ کھانا نیک لوگ کھائیں، جبکہ ضائع شدہ کھانا شیطان کی خوراک بن جاتا ہے۔ جو سراسر نقصان ہے اور دوسری بات یہ کہ ممکن ہے کہ برکت جس حصے میں تھی وہی کھانا ضائع کر دیا گیا ہو یوں دوہرا نقصان اٹھانا پڑا۔

اگر رمضان نہ ہو تو بچا ہوا کھانا دن کو کسی وقت بھی کوئی بھی کھالیتا ہے۔ جب کہ رمضان میں دوسرے وقت بچا ہوا کھانا عموماً کھا لینے والے لوگ بھی نہیں کھا پاتے۔ نیز بعض چیزیں بچ جائیں تو دوبارہ استعمال کے قابل ہی نہیں رہتیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثلاً پکوڑے، سموسے، کچوریاں، کٹے ہوئے پھل وغیرہ۔

افطاری کی دعوتیں

رمضان میں ہمارے یہاں افطاری کی دعوتیں کرنے کا رواج عام ہے، جس کی دلیل اس حدیث سے لی جاتی ہے:

من فطر صائما کان له مثل اجره غير انه لا ينقص من اجر الصائم شيئا . [ترمذی، حسن صحیح حدیث]

''جس نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا، اس کے لیے اتنا ہی اجر ہے جتنا روزہ دار کے لیے اور روزہ دار کے اجر سے کوئی نیکی کم نہیں ہوگی۔''

افطار کا مطلب ہے روزہ کھولنا اور یہ کام صرف کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے بھی ہو جاتا ہے، افطار اسی کا نام ہے۔ اور سنت بھی کھجور یا پانی سے افطار کرنا ہے۔ اگر یہ دو چیزیں نہ ہوں تو کوئی بھی کھانے پینے کی ایسی چیز جو حلق سے نیچے چلی جائے اور روزہ کھل جائے کافی ہے۔ البتہ روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانا بھی درست ہے یہ افطار بھی ہے اور دعوتِ طعام بھی۔ رسول اللہ ﷺ جب کسی کے ہاں افطار کرتے تو اس کے لیے یہ دعا کرتے۔

افطر عندكم الصائمون واكل طعامكم الابرار وتنزلت عليكم الملائكة . [مسند احمد: ۳/ ۲۰۱۔ صحیح بتحقیق علامہ البانی۔ بحوالہ اعمال ایسے کہ فرشتے اتریں]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’روزہ دار تمہارے ہاں روزہ افطار کرتے رہیں، نیک لوگ تمہارا کھانا کھاتے رہیں اور فرشتے تمہارے ہاں نازل ہوتے رہیں۔‘‘

اس دعا میں روزہ دار کے افطار کرنے اور کھانا کھلانے کا الگ الگ ذکر ہے، جس سے پتا چلتا ہے کہ افطار میں طعام شامل نہیں ہے البتہ اگر طعام بھی شامل کر لیں تو یہ اسلامی معاشرے کا ایک شعار ضرور ہے۔

کھانا کھلانے کی ترغیب قرآنِ حکیم اور احادیث سے واضح طور پر ملتی ہے۔ کھانا کھلانے سے باہمی محبت بڑھتی ہے اور رزق میں بھی برکت ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق بتائے ہیں جن میں سے ایک دعوت قبول کرنا بھی ہے۔

ہمارے معاشرے میں دعوت کے نام پر عام دنوں میں بھی بہت تکلفات کیے جاتے ہیں لیکن دعوتِ افطار کے نام پر جو کچھ کیا جاتا ہے وہ سب شرعی طور پر بہت سی غیر مسنون باتوں اور تقصیرات کی طرف لے جانے والا ہے، مثلاً:

(......دعوت میں اتنے تکلّفات کیے جاتے ہیں کہ میزبان گھر کے تمام افراد تھکن کا شکار ہو جاتے ہیں، نتیجہ یہ کہ نماز، تلاوت، تراویح، سحری کو اٹھنا سبھی کام یا تو ہو ہی نہیں پاتے یا بے وقت ہوتے ہیں یا سخت اکتاہٹ اور بے دلی سے کیے جاتے ہیں۔

(......عموماً انہی عزیزوں اور دوستوں کی دعوت کی جاتی ہے جو دعوت کرتے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گویا بدلہ چکایا جاتا ہے۔

(...... دور رہائش رکھنے والوں کو دعوت پر بلایا جاتا ہے نتیجہ یہ کہ افطاری کے بعد تراویح کا وقت آنے جانے پر صرف ہو جاتا ہے یا بھاگم بھاگ جانا اور آنا پڑتا ہے۔ دور جانے کے لیے سواری کا انتظام الگ سے جیب پر بوجھ بن جاتا ہے۔

(...... دعوت پر جاتے ہوئے میزبان کے لیے ہدیۃً کچھ لے کر جانا بھی رواج بن چکا ہے گویا یہ ایک مزید مالی بوجھ ہوتا ہے اگر کچھ لے کر نہ جائیں تو اندر ہی اندر یہ احساس کچوکے لگاتا ہے کہ میزبان کے لیے تحفہ نہیں لائے۔

(...... کسی ساتھ والے گھر میں بھی جانا ہو تو دورِ حاضر میں لباس اور تیاری پر کثیر وقت اور پیسہ خرچ کیا جاتا ہے اور جب کہیں دور یا کبھی کبھار جانا ہو تو خصوصی اہتمام کرنا پڑتا ہے اگر بچوں کے ساتھ جانا ہو نیپیاں، فیڈر اور ان کے کھانے پینے کے لیے بسکٹ ٹافیاں غرض خرچ در خرچ ...... مشکل در مشکل ......

(...... دعوتوں میں باہم مل بیٹھنے پر کپڑے، بچے، کھانا، کھلونے، سیر و تفریح، گزشتہ دعوتیں، سیاسی و عوامی شخصیات، برتن، فرنیچر، ہی موضوع گفتگو ہوتے ہیں حتی کہ دیندار حضرات بھی اس میں خوب دلچسپی لیتے ہیں، یوں روزے اور رمضان کی حالت لایعنی گفتگو کی نذر ہو جاتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِفطار پارٹیاں

معاملہ صرف انفرادی افطاریوں تک ہی محدود نہیں بلکہ اجتماعی اِفطاریاں بڑے زور و شور سے کی جاتی ہیں۔ سیاسی زعماء، وزراء، مشیران، صنعت کار، سرمایہ دار، کسی ادارے کے اراکین رمضان شروع ہوتے ہی پوری قوت اس پر لگا دیتے ہیں کہ وہ رمضان میں کیا طریقہ اختیار کریں کہ اپنا کاروبار بھی عام دنوں کی نسبت زیادہ چمکے اور ثواب بھی مل جائے۔ چنانچہ کھلے میدانوں، بڑی بڑی کوٹھیوں کے وسیع وعریض لانوں میں ٹینٹ لگائے جاتے ہیں۔ شہر بھر کے تمام ہوٹل اور شادی ہال بک ہوجاتے ہیں۔ افطار پارٹی کی تشہیر کے لیے بینر، ہینڈ بل تقسیم کرنا، مسجدوں میں اعلان کرانا، سرکردہ شخصیات کو مدعو کرنے کی کوشش کرنا، دیگیں چڑھانا، شہر بھر کا دودھ سمیٹ کر اکٹھا کر لینا، آئس کریم، برگر، چکن روسٹ، حلیم، بریانی، پزا، وغیرہ قدیم وجدید کھانے سجا کر ان میں یک جہتی کو فروغ دیا جاتا ہے۔ بعض جگہوں پر تو شراب و کباب کا سامان بھی موجود ہوتا ہے۔

کہاں کی نماز اور کہاں کی تراویح، رات گئے تک افطاری چلتی رہتی ہے۔ جتنا کھانا جیبیں اور تجوریاں بھرے غریب کھاتے ہیں اس سے کہیں زیادہ وہ خراب کرتے اور برتنوں میں چھوڑ دیتے ہیں جو کسی مدرسے کے بچوں، یتیم خانے یا جھونپڑی میں بھیج کر ثواب حاصل کیا جاتا ہے۔ جب کہ اکثر لوگ اس تکلف میں بھی نہیں پڑتے اور کوڑے دانوں کا پیٹ بھر دیتے ہیں۔ ان افطاریوں میں اکثر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ایسے لوگ شامل ہوتے ہیں جو اکثر کھوجے اور کھاجے ہوتے ہیں۔

اِفطار پارٹی کے بہانے بیان بازی بھی ہو جاتی ہے، اخبار میں خبر اور تصویر بھی لگ جاتی ہے اور عوام میں یہ چرچا بھی ہو جاتا ہے کہ فلاں صاحب بہت دیندار، نیک اور دل کھول کر خرچ کرنے والے ہیں۔

سیاسی اور کاروباری لوگوں کی دیکھا دیکھی متوسط اور عام طبقہ بھی اِفطار کا ثواب کمانے کی خواہش کرنے لگتا ہے چنانچہ گلی گلی دیگیں پکنے کا اہتمام ہوتا ہے اور جو گلی کونسلروں اور ایم پی اے کے ہاں چکر لگا لگا کر، سفارشیں ڈال ڈال کر پختہ کرائی جاتی ہے اُسے جلد ہی دیگیں پکانے والے اکھود کر پرانی وضع قطع میں واپس لے آتے ہیں۔

اِفطاری کے کارڈ

اکثر لوگ اِفطار پارٹی کے دعوتی کارڈ تقسیم کرتے ہوئے ان پر اِفطار ڈنر لکھ کر انگلش دوستی کا شعوری یا غیر شعوری ارتکاب کرتے ہیں۔ نیز اِفطار کے دعوتی کارڈ چھپوانا بھی محل نظر ہے۔ کارڈ چھپوانے پر جو رقم خرچ کی جاتی ہے اور انہیں تقسیم کرنے پر جو وقت اور محنت صرف ہوتی ہے وہ سب اس ناروا خرچ کی ذیل میں آتا ہے جس کا مکلّف ہمیں اسلام نے ہرگز نہیں کیا۔

اِفطاری اپنی، کھانے غیروں کے

اِفطاری بہ ظاہر ایک اسلامی طریقہ دعوت سمجھ کر کی جاتی ہے لیکن ان دعوتوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں غیر مسلموں کی تیار کردہ بوتلیں، جوس، آئس کریمیں، کیچپ، چٹنیاں، برگر، پزا، مکھن، جام وغیرہ کھلائے جاتے ہیں، جب کہ غیر مسلموں کی جیبیں بھرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کو اپنا پیسہ فراہم کیا جائے، وہ لوگ اسی پیسے سے مستحکم ہو کر اسلحہ خرید کر ہمارے ہی مسلمان بھائیوں کو پوری دنیا میں نشانہ بنا رہے ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھئے کتاب ''غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم'' مطبوعہ مشربہ علم و حکمت۔

ریا

اگر افطاری کرانے میں نیت ہی یہ ہو کہ لوگ واہ واہ کریں گے تو اس کا نام ریا ہے جس کے بارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اذا جمع اللہ والناس یوم القیامة لیوم لا ریب فیه نادی منادٍ: من کان اشرک فی عمل عمله للہ احدا. فلیطلب ثوابه من عند غیر اللہ فان اللہ اغنی الشرکاء عن الشرک.

[مشکوۃ المصابیح، باب الریا والسمعه، کتاب الرقاق]

''اللہ تعالیٰ جب قیامت کے دن تمام لوگوں کو جمع کرے گا جس میں کوئی شک نہیں تو ایک منادی پکارے گا کہ جس نے خالص اللہ کے لیے کیے گئے عمل میں کسی کو شریک ٹھہرایا تو وہ اس عمل کے ثواب کو بھی غیر اللہ سے طلب کرے اس لیے کہ اللہ تمام شریکوں سے بَری ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے ریا کے بارے میں فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من سمع سمع الله به ومن يرائى يرائى الله به . [بخاری مسلم، مشکوۃ المصابیح، باب الریا والسمعہ، کتاب الرقاق]

''جو شخص شہرت کے لیے کوئی کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے میدانِ حشر میں ذلیل فرمائے گا اور جو شخص ریا کاری کے لیے کوئی عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ریا کاری کو لکھ دیتا ہے۔''

بے قاعدہ اور بے اندازہ خرچ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو مال اور نعمتیں عطا کی ہیں تو ان کے استعمال کا طریقہ بھی خود بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ پسند نہیں کیا کہ مال بغیر سوچے سمجھے خرچ کیا جائے بلکہ ایسے قرینے اور قاعدے کے مطابق خرچ کرنے کا حکم دیا ہے کہ وہ ضائع نہ ہو اور اس کی پائی پائی خرچ کرنے والا فائدہ اٹھا سکے۔ افطار کی دعوتوں پر جو کچھ مال، وقت اور محنت صرف کی جاتی ہے اس سے حقیقی فائدہ کسی کو بھی نہیں پہنچتا سوائے اس کے کہ اکثر پیٹ بھرے اور مالی استطاعت رکھنے والے لوگ ہی افطاری پر مدعو ہوتے ہیں اور اگر کوئی غریب شامل ہو بھی جائے تو ایک وقت کی روٹی سے اس کی وہ حاجت پوری نہیں ہوتی جو استطاعت نہ ہونے کی وجہ سے وہ پوری نہیں کرسکتا۔ اس کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ جتنی رقم افطار پارٹی پر خرچ کی گئی اتنی رقم کسی غریب محتاج، مسکین ویتیم کو دے دی جاتی اس پر اجر بھی ملتا اور اس کی ضرورت بھی پوری ہو جاتی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رمضان میں دیگیں پکا کر یا پکوڑے، سموسے، پھل، مشروبات وغیرہ گھروں میں یا مساجد میں تقسیم کرنے میں یہ بے قاعدگی ہے کہ ہر گھر نے اپنی ضرورت کے مطابق کھانا تیار کرلیا ہوتا ہے، لہٰذا اس طرح بے ضرورت اور بغیر کسی پیشگی اطلاع کے آنے والے کھانے کی وجہ سے کھانا بچ جاتا ہے۔ تھوڑی تھوڑی چیزیں افطاری کے وقت عموماً ہمسایوں کے گھروں سے بھی آ جاتی ہیں۔ اس صورت جو کھانا بچ جائے وہ ضائع ہی ہوتا ہے۔ لہٰذا اس بے قاعدہ اور بے اندازہ تقسیم کی بجائے یا تو جن گھروں میں کھانا بھیجنا ہے انھیں بتا دیا جائے، یا انہیں باقاعدہ مدعو کیا جائے یا اس وقت بھیجا جائے جب انہوں نے ابھی گھر میں کھانا تیار نہیں کیا ہوگا تا کہ وہ خود اسی نسبت سے کھانا کم تیار کریں۔ سب سے بہتر صورت یہی ہے کہ نقدی یا اناج وغیرہ دوست احباب میں ہدیۃ اور مساکین وغرباء میں معاونت کے طور پر بھیج دیا جائے۔ یوں ضرورت مندوں کو دیا ہوا یہ ایک ایسا انفاق ہوگا جس پر ان شاء اللہ ستر گنا اجر بھی ملے گا، مال میں اور عمر میں برکت ہوگی۔ گناہ کا کفارہ بھی ہوگا اور آفات کو ٹالنے کا باعث بھی۔

کھانا بچ جانے اور بے اندازہ کھانا تیار کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہمارے یہاں دعوتوں میں ضرورت سے زیادہ کھانا تیار کرنے کا رواج ہے تا کہ کم نہ پڑے اور مہمانوں میں میزبان کی سبکی نہ ہو جب کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام میں اس کا کوئی تصور نہیں تھا بلکہ جو ہوتا اور جتنا ہوتا بلا تکلف پیش کر دیا جاتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصل بات یہ ہے کہ ہم میں سے ہر کوئی اپنے پیٹ کا خیال رکھتا ہے، دوسرے کے لیے اچھا کھانا چھوڑنے اور اس کے سامنے رکھنے کا ادب ہی نہیں پایا جاتا، دعوتوں میں لوگ یوں ٹوٹ پڑتے ہیں جیسے جانور جب کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کے لیے دو آدمیوں کا تین کے لیے اور تین آدمیوں کا چار کے لیے کفایت کرتا ہے۔ [بخاری، کتاب الاطعمہ، ح: ۵۳۹۲]

افطاری ایک عبادت

افطاری عام کھانا نہیں، عبادت کا حصہ ہے، افطاری رسم نہیں فرض ہے۔ افطار کروانا رواج نہیں سنت ہے۔ لہذا یہ تبھی قبول ہوگی جب اس پر سنت کی مہر ہوگی۔ اور اس میں اخلاص کا خمیر ہوگا۔ افطاری کرتے ہوئے روزہ دار کی کی گئی دعا قبول ہوتی ہے اور اسے یہ خاص دعا بھی سکھلائی گئی۔

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ.

"پیاس ختم ہوگئی، رگیں تر ہوگئیں اور روزے کا ثواب ان شاء اللہ ہوگیا۔" [ابی داؤد، کتاب الصیام، باب القول عند الافطار، رقم الحدیث: ۲۳۵۷]

اِفطار پارٹی خودساختہ تکلف

اِفطار پارٹیاں ایک خودساختہ تکلف ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خود بھی کسی ایسی تکلیف اور تکلف میں نہیں ڈالا جو استطاعت سے باہر ہو اور جس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اجر کی بجائے اس کے نیک اعمال کے مواقع ضائع ہوں۔ افطار پارٹیاں ہمارے بہت سے نیک اعمال کو ضائع کرنے کا باعث ہیں۔ مثلاً نمازوں میں کوتاہی، تراویح سے محرومی، بے جا تھکن، مالی بوجھ، اخلاص میں کمی، ریا کا شائبہ، آنے والے تمام لوگوں کی ان کوتاہیوں میں وہ شخص بدرجہ اولیٰ شامل ہوتا ہے جو افطار پارٹی کرانے کا اہتمام کرتا ہے۔ کیوں کہ اسی کی وجہ سے یہ سب کوتاہیاں ہوئیں۔ افطار کے وقت دعا کا اہم وقت ضائع ہو جانا، وغیرہ۔

جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ [البقرة: ١٨٥]

"اللہ تمہارے حق میں سہولت چاہتا ہے اور تمہارے حق میں دشواری نہیں چاہتا اور یہ کہ تم گنتی پوری کرلیا کرو اور یہ کہ تم اللہ کی بڑائی کیا کرو اس طریقے سے جو تمہیں سکھایا گیا، امید ہے کہ تم شکر گزار بن جاؤ۔"

رسول اللہ ﷺ کے کھانے کے بارے میں صحابہ کرام بتاتے ہیں۔

"رسول اللہ ﷺ نے کبھی باریک چپاتی نہیں کھائی اور نہ سموچی بکری دم پخت کی ہوئی، یہاں تک کہ آپ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔" [بخاری، کتاب الاطعمه، باب الخبز المرقق والاكل على الخوان والسفرة، ح: ٥٣٨٥]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں تو نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی طشتری (چھوٹی پیالی یا رکابی) میں رکھ کر کھانا کھایا ہو اور نہ آپ نے کبھی باریک چپاتی کھائی اور نہ کبھی خوان (ڈائنگ ٹیبل) پر کھانا کھایا۔ ''لوگوں نے پوچھا پھر کس چیز پر رکھ کر کھانا کھاتے تھے؟ جواب دیا ''دستر خوان پر۔'' [بخاری، کتاب الاطعمه]

ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے روٹی لائی گئی۔ آپ نے پوچھا: ''سالن ہے؟'' گھر والوں نے کہا ''نہیں! البتہ سرکہ ہے۔'' فرمایا: **هاتوه فنعم الادم هو** ''اسے ہی لے آؤ یہ تو بہترین سالن ہے۔'' [مسلم، کتاب الاشربه والاطعمه، باب فضيلة الخل والتادم به، رقم الحديث: ٦٥٢]

شادی کی دعوت پُر تکلف سمجھی جا سکتی ہے لیکن حالت یہ تھی کہ ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا کے ولیمہ پر حاضرین نے چند کھجوریں اور ستو اکٹھے کیے اور سب نے مل کر کھا لیے، یہ ولیمہ تھا۔

زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا ولیمہ صحابہ کے خیال میں پر تکلف تھا لیکن کیسا پر تکلف؟ جو کی روٹی اور ابلے گوشت کا شوربہ۔

یاد رہے کہ صحابہ کرام ایک وقت میں دو کھانوں کو اسراف میں شمار کرتے تھے۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک بار ٹھنڈا شوربا اور جو کی روٹی رکھی گئی۔ شوربے پر زیتون کا تیل ڈال دیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''ایک برتن میں دو سالن (یعنی شوربا اور تیل) میں مرتے دم تک ایسا سالن نہیں چکھ سکتا۔'' [سیرت عمر از ابن

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوزی]

یاد رہے کہ اہل عرب ہر اس چیز کو سالن کہتے جس سے تنہا روٹی کھائی جا سکے، مثلاً زیتون کا تیل، چربی، گھی، سرکہ، نمک، شہد، ابلا ہوا گوشت، ابلی ہوئی سبزی، وغیرہ۔ وہ ہماری طرح ایک سالن میں بیس بیس مصالحہ جات نہیں ڈالتے تھے۔ حقیقی معنوں میں وہ ایک ہی چیز پکاتے اور ایک ہی کھاتے تھے۔

حاصل یہ کہ ہمیں کسی مسنون طریقے کو اختیار کرتے ہوئے اسے خالص سنت کے مطابق رکھنا چاہیے تاکہ اجر ضائع ہونے کا خدشہ نہ رہے۔

وما توفیقی الا باللہ

بحمد اللہ تم

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہماری چند مطبوعات

- عورت وفات سے غسل و تکفین تک
- صلہ رحمی اور اس کے عملی پہلو
- تقسیم وراثت اور ہمارا معاشرہ
- چند آیات کی تفسیر اور اعمال صحابہ رضی اللہ عنہم
- محرم مرد اور ان کی ذمہ داریاں
- مکاتیبِ مریم (مریم خنساء کے لکھے ہوئے خطوط)
- خطوطِ مسعود (اہلیہ کے نام)
- اعتکاف اور خواتین
- حفظِ حیا اور کنواری لڑکیاں
- حفظِ حیا اور محرم رشتہ دار
- مہر: بیوی کا اولین حق
- پردہ اور خاندان
- مطلقہ خواتین اور ان کے مسائل
- شادیوں کی رسومات، دعوتیں اور ان میں شرکت
- حج میں چہرے کا پردہ
- عورت اور گھر میں دعوت دین
- بیوہ کی عدت
- نسوانی بال اور ان کی آرائش
- صنف مخالف کی مشابہت
- اشیائے ضرورت کا معیار
- منگنی اور منگیتر
- غض بصر اور مرد حضرات
- رشتے کیوں نہیں ملتے
- بری اور برات
- بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق
- دیور اور بہنوئی
- عورت اور میکہ
- ساس اور بہو
- سوتیلی ماں اور اولاد
- برات اور بری
- عورت اور بازار
- حفظ حیا اور گفتگو
- کسی دوسرے کا بچہ گود لینا

مشربہ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور